

## 43010- صرف رمضان المبارک کے فرضی روزے رکھنا اور نفلی روزے بالکل نہ رکھنا

### سوال

جو شخص صرف رمضان المبارک کے فرضی روزے ہی رکھتا ہو اور کوئی نفلی روزہ نہ رکھے ایسے شخص کا حکم کیا ہوگا؟  
کیا میرے لیے صدقہ کرنا جائز ہے؟

### پسندیدہ جواب

مسلمان شخص پر رمضان المبارک کے روزے ہی فرض ہیں، اور اس کے علاوہ جتنے بھی فضیلت کے ایام ہیں مثلاً یوم عرفہ، یوم عاشوراء وغیرہ ان ایام کے روزے رکھنا واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص روزہ رکھنے کی نذرمان لے تو وہ روزہ رکھنا واجب ہوگا، لیکن نذر کے علاوہ کوئی روزہ واجب نہیں۔

حدیث میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجد کے علاقہ سے ایک شخص آیا اس کے سر کے بال پر آگندہ تھے اس کی آواز کی گنگناہت سنائی دے رہی تھی لیکن یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے حتیٰ کہ جب وہ قریب ہوا تو وہ اسلام کے متعلق سوال کر رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دن اور رات میں پانچ نمازیں، اس شخص نے کہا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نوافل ادا کرے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان المبارک کے روزے، اس نے کہا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے، راوی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے زکاۃ کا بھی ذکر کیا تو اس نے کہا کیا اس کے علاوہ بھی میرے ذمہ ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں مگر تو نفلی صدقہ ادا کرے، تو وہ شخص یہ کہتا ہوا چل دیا اللہ کی قسم میں نہ تو اس سے زیادہ کرونگا اور نہ ہی اس میں کچھ کمی کرونگا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: اگر یہ سچا رہا تو کامیاب ہو گیا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (46) صحیح مسلم حدیث نمبر (11)

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ صرف رمضان المبارک کے روزے ہی فرض ہیں، اور اس کے علاوہ فضیلت والے ایام وہ فرض نہیں اور ان کے روزے ترک کرنے سے انسان گنہگار نہیں ہوتا۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلم شریف کی شرح میں کہا ہے کہ:

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے سوا عاشوراء وغیرہ کے روزے فرض نہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے۔ اھ

لیکن کسی لائق نہیں کہ وہ فضیلت والے ایام مثلاً عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کے چھ روزے ترک کر دے، کیونکہ اس کا بہت زیادہ اجر و ثواب اور فضیلت ہے، اور اس لیے بھی کہ نفلی روزے فرضی روزے میں کمی کو پورا کرتے ہیں۔

حدیث میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

(قیامت کے روز سب سے پہلے بندے کے اعمال میں سے اس کی نمازوں کا حساب ہوگا اگر تو یہ صحیح ہو نہیں تو وہ کامیاب و کامران اور نجات یافتہ ہو اور اگر اس میں فیل ہو تو وہ خائب و خاسر ہو جائے گا، اگر اس کی فرضی نمازوں میں کچھ کمی ہوئی تو اللہ عز و جل فرمائیں گے دیکھو کیا میرے بندے کے نفل نوافل میں تو ان نوافل سے اس فرضوں کی کمی پوری کی جائے گی، پھر سب اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا) جامع الترمذی حدیث نمبر (413) سنن نسائی حدیث نمبر (465) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

یہ اس کی دلیل ہے کہ فرضی روزوں میں جو کمی ہوگی وہ نفل روزوں سے پوری کی جائے گی۔

اور صدقہ کرنے کے بارہ میں آپ کا سوال واضح نہیں، لیکن اگر سوال کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اس جیسے شخص پر صدقہ کرنا کیسا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے شخص پر صدقہ کرنا جائز ہے، جب وہ نماز ادا کرتا اور مسلمان ہے تو اس پر صدقہ کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اس کا نفل روزے نہ رکھنے میں کوئی گناہ نہیں۔

واللہ اعلم۔